تا خلافت کی بنا دُنیا میں ہو پھر اُستوار لاکہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کا قلب و جگر

تحریک خلافت پاکستان کا ترجمان

ہفت روزہ لاہور

ندائے خلافت

بانی : اقتدار احمد مرحوم ۲۰ تا ۲۶ اپریل ۲۰۰۰ء مدیر : حافظ عاکف سعید

کلمۂ طیبہ کے اثرات و نتائج

کلمۂ طیبہ کے لفظی معنی "پاکیزہ بات" کے ہیں مگر اس سے مراد وہ قولِ حق اور عقیدۂ صالحہ ہے جو سراسر حقیقت اور راستی پر مبنی ہو۔ یہ قول اور عقیدہ قرآن مجید کی رو سے لازماً وہی ہو سکتا ہے جس میں توحید کا اقرار' انبیاء اور کتب آسمانی کا اقرار' اور آخرت کا اقرار ہو' کیونکہ قرآن انہی امور کو بنیادی صداقتوں کی حیثیت سے پیش کرتا ہے۔ زمین سے لے کر آسمان تک چونکہ سارا نظام کائنات اسی حقیقت پر مبنی ہے جس کا اقرار ایک مومن اپنے کلمۂ طیبہ میں کرتا ہے' اس لئے کسی گوشے میں بھی قانونِ فطرت اس سے نہیں ٹکراتا' کسی شے کی بھی اصل اور جبلت اس سے ابا نہیں کرتی' کہیں کوئی حقیقت اور صداقت اس سے متصادم نہیں ہوتی۔ اسی لئے زمین اور اُس کا پورا نظام اس سے تعاون کرتا ہے اور آسمان اور اس کا پورا عالم اُس کا خیر مقدم کرتا ہے۔

وہ ایسا بار آور اور نتیجہ خیز کلمہ ہے کہ جو شخص یا قوم اسے بنیاد بنا کر اپنی زندگی کا نظام اس پر تعمیر کرے' اس کو ہر آن اس کے مفید نتائج حاصل ہوتے رہتے ہیں۔ وہ فکر میں سلجھاؤ' طبیعت میں سلامت' مزاج میں اعتدال' سیرت میں مضبوطی' اخلاق میں پاکیزگی' روح میں لطافت' جسم میں طہارت و نظافت' برتاؤ میں خوشگواری' معاملات میں راست بازی' کلام میں صداقت شعاری' قول و قرار میں پختگی' معاشرت میں حسن سلوک' تہذیب میں فضیلت' تمدن میں توازن' معیشت میں عدل و مواساۃ' سیاست میں دیانت' جنگ میں شرافت' صلح میں خلوص اور عہد و پیمان میں وثوق پیدا کرتا ہے۔ وہ ایک ایسا پارس ہے جس کی تاثیر اگر کوئی ٹھیک ٹھیک قبول کر لے تو کندن بن جائے۔ دنیا میں اُن کو اس کلمہ کی وجہ سے ایک پائیدار نقطہ نظر' ایک مستحکم نظامِ فکر اور ایک جامع نظریہ ملتا ہے۔ جو ہر عقدے کو حل کرنے اور ہر گتھی کو سلجھانے کے لئے شاہ کلید کا حکم رکھتا ہے۔ سیرت کی مضبوطی اور اخلاق کی استواری نصیب ہوتی ہے جسے زمانہ کی گردشیں متزلزل نہیں کر سکتیں۔ زندگی کے ایسے ٹھوس اصول ملتے ہیں جو ایک طرف ان کے قلب کو سکون اور دماغ کو اطمینان بخشتے ہیں اور دوسری طرف انہیں سعی و عمل کی راہوں میں بھٹکنے' ٹھوکریں کھانے اور تلون کا شکار ہونے سے بچاتے ہیں۔ پھر جب وہ موت کی سرحد پار کر کے عالم آخرت کے حدود میں قدم رکھتے ہیں تو وہاں کسی قسم کی حیرانی اور سراسیمگی و پریشانی ان کو لاحق نہیں ہوتی۔ کیونکہ وہاں سب کچھ ان کی توقعات کے عین مطابق ہوتا ہے۔

(سید ابوالاعلیٰ مودودی کی "تفہیم القرآن" سے ایک اقتباس)

اس شمارے میں

☆ اداریہ 2
☆ روداد سالانہ اجتماع 4
☆ علامہ اقبال اور جمہوریت 7
☆ افہام و تفہیم 8
☆ کاروانِ خلافت 10
☆ ایک بلوچ کا چشم کشا خط 12

نائب مدیر :
فرقان دانش خان
معاونین :
☆ مرزا ایوب بیگ
☆ نعیم اختر عدنان
☆ سردار اعوان
نگران طباعت :
☆ شیخ رحیم الدین
پبلشر : محمد سعید اسعد
طابع : رشید احمد چوہدری
مطبع : مکتبہ جدید پریس۔ ریلوے روڈ' لاہور
مقام اشاعت : 36۔ کے' ماڈل ٹاؤن لاہور
فون : 3-5869501 فیکس : 5834000
سالانہ زرِ تعاون ۔/175 روپے

اداریہ

مرزا ایوب بیگ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پاک بھارت کشیدگی —— ایک جائزہ' ایک تجزیہ

پاک بھارت کشیدگی اس وقت دنیا بھر کے لئے باعث تشویش ہے۔ دونوں ممالک جنگ کے دہانے پر پہنچ چکے ہیں۔ کشیدگی کی واضح بلکہ واحد وجہ تنازعہ کشمیر ہے۔ عام طور پر خیال کیا جاتا تھا کہ صدر کلنٹن کے جنوبی ایشیا کے دورے کے نتیجہ میں پاکستان اور بھارت ایک دوسرے کے قریب آئیں گے' وہ مذاکرات پر آمادہ ہوں گے اور کشیدگی میں کمی واقع ہو گی۔ اگر صدر کلنٹن اپنی طلسماتی شخصیت اور اپنی اس حیثیت کہ وہ دنیا کی واحد سپریم پاور کے طاقتور ترین فرد ہیں' کو دیانت داری سے کشیدگی کے خاتمے اور قیام امن کے لئے استعمال کرتے تو کوئی وجہ نہ تھی کہ کشیدگی میں کمی واقع نہ ہوتی۔ ہماری رائے میں صدر کلنٹن کے اس دورے سے نہ صرف علاقے میں امن کی طرف کوئی پیش رفت نہیں ہو سکی بلکہ خود صدر کلنٹن کو بھی سیاسی طور پر کوئی فائدہ نہ پہنچا۔ اس دورے کے دوران کیونکہ غیر معمولی حفاظتی اقدامات کئے گئے تھے للذا بھاری اخراجات ہوئے جس پر بعد ازاں امریکہ میں ان پر سخت نکتہ چینی ہوئی کہ ٹیکس دہندگان کے خون پسینے کی کمائی کو ایک بے کار و بے سود دورے پر اس طرح کیوں خرچ کیا گیا۔

پاکستان اور بھارت کا اگر تقابلی جائزہ لیا جائے تو بھارت ہر ہر شعبہ میں پاکستان سے آگے یا بہتر پوزیشن میں نظر آتا ہے۔ مثلاً وہاں سیاسی طور پر استحکام ہے' وہ دنیا کی سب سے بڑی جمہوریت ہے۔ زراعت اور صنعت میں بھارت نے قابل ذکر ترقی کی ہے۔ اس کے پاس بہت بڑی فوج ہے۔ وہ ۲۶ سال پہلے ۱۹۷۴ء میں ایٹمی قوت بن چکا ہے۔ ہندو تہذیب اور معاشرہ جدید مغربی تہذیب کے جس کا پوری دنیا پر غلبہ ہے' بہت قریب ہے۔ مسلم بنیاد پرستی کا ہوا غیر مسلم دنیا کو دکھا کر وہ ان کی تائید اور مدد حاصل کر چکا ہے۔ وغیرہ وغیرہ

اس کے مقابلے میں پاکستان ہے کہ جہاں جمہوریت آج تک جڑ نہ پکڑ سکی' ادارے تباہ حال ہیں' زرعی ملک ہونے کے باوجود اناج اور بنیادی ضروریات میں وہ غیروں کا محتاج ہے' جو بری طرح قرضوں میں جکڑا جا چکا ہے اور معاشی لحاظ سے دیوالیہ ہو چکا ہے۔ وہ پاکستان جس کے لیڈر ہر دم امریکہ اور مغرب کے بے دام غلام ہیں' جہاں صنعت و حرفت جو تھوڑی بہت تھی' نیشنلائزیشن کے نام پر تباہ و برباد کر دی گئی' جہاں کرپشن ایک لاعلاج مرض بن چکا ہے۔ مزید ستم ظریفی یہ کہ امریکہ اور یورپی ممالک اس چھوٹے' کمزور اور ناتواں پاکستان کے مقابلے میں بڑے اور طاقتور بھارت کی پیٹھ ٹھونک رہے ہیں۔ اس سب کا نتیجہ یہ ہے کہ بھارت اپنی طاقت کے نشہ میں اور عالمی قوتوں کی پشت پناہی کی وجہ سے پاکستان پر چڑھ دوڑنے کو تیار نظر آتا ہے بلکہ بڑی بے تابی کا مظاہرہ کر رہا ہے۔ اکثر مبصرین کی رائے ہے کہ آنے والے موسم گرما میں بھارت آزاد کشمیر پر حملہ کر دے گا جو ایک مکمل جنگ میں تبدیل ہو جائے گا۔

جہاں تک بھارت کا تعلق ہے وہ پاکستان کا پیدائشی دشمن ہے۔ وہ برصغیر کی تقسیم کو ناجائز اور غلط قرار دیتا ہے' للذا بھارت کی یہ خواہش کہ پاکستان کو ختم کر دیا جائے کوئی وزن رکھتی ہے۔ سوال تو یہ ہے کہ عیسائی دنیا خصوصاً امریکہ اور یورپ پاکستان کی سلامتی کے درپے کیوں ہو گئے ہیں۔ اگر اس کی وجہ صرف ایک اسلامی ملک ہونا ہے یا اسلامائزیشن ہے تو دنیا میں اور بھی اسلامی ممالک ہیں جن سے امریکہ کے بہت اچھے تعلقات ہیں اور پھر بظاہر سب سے زیادہ اسلامائزیشن تو سعودی عرب میں ہے۔ اس کے باوجود اس کے سر پر امریکہ کا دست شفقت ہے۔ جبکہ ہمارے حکمران وقتاً فوقتاً ایسے بیان جاری کرتے رہتے ہیں اور ایسے اقدام کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں کہ امریکہ کو یقین دلا سکیں کہ ہم بھی سیکولر رجحان رکھتے ہیں۔ اہم ترین بات یہ ہے کہ امریکہ بھارت کی طرح پاکستان کو صفحہ ہستی سے مٹانا نہیں چاہتا کیونکہ اس طرح بھارت کو ایک وسیع رقبہ میں فری ہینڈ مل جائے گا اور بحر ہند مکمل طور پر اس کے رحم و کرم پر ہو گا۔ امریکہ پاکستان کو سعودی عرب' اردن' اومان یا عرب امارات کی طرز پر ایک مسلمان ملک کے طور پر دیکھنا چاہتا ہے جو خارجی معاملات اور دفاع کے معاملے میں اپنے آپ کو مکمل طور پر امریکہ کے سپرد کر دے۔ لیکن اس کے باوجود تازہ ترین صورتحال یہ دکھائی دیتی ہے کہ امریکہ بھارت کی جارحیت پسند روش کی مکمل طور پر پشت پناہی کر رہا ہے۔ ہماری رائے میں اس کی کچھ وجوہات ہیں :

(ا) پہلی اور اہم ترین وجہ تو یہ ہے کہ پاکستان دنیا میں واحد اسلامی ملک ہے جو ایٹمی صلاحیت کا حامل ہے اور امریکہ کی رگ و پے پر چونکہ یہودی اپنا پنجہ مکمل طور پر گاڑ چکے ہیں للذا اسرائیل کی سلامتی کو امریکی انتظامیہ ہر دوسری شے پر ترجیح دیتی ہے' حتیٰ کہ بعض اوقات یوں محسوس ہوتا ہے کہ امریکی مفادات کو بھی ثانوی حیثیت حاصل ہو جاتی ہے۔ یہودیوں کو یہ شبہ ہے کہ پاکستان اپنی ایٹمی ٹیکنالوجی کہیں ایران یا عرب ممالک کو منتقل نہ کر دے۔ اسرائیل کا رقبہ اتنا چھوٹا ہے کہ کوئی اچانک کارروائی اس کے وجود کو صفحہ ہستی سے مٹا سکتی ہے۔ بعد ازاں امریکہ اس جارح ملک کو زمین میں دفن کر دے یا راکھ کا ڈھیر بنا دے لیکن اسرائیل تو زندہ نہ رہ سکے گا۔

پاکستانیوں کا معاملہ عجیب ہے کہ وہ عربوں سے بڑھ کر یہودیوں کے خلاف جذبات رکھتے ہیں' جس کا ثبوت یہ ہے کہ عرب ممالک تو یہودیوں کی طرف یکے بعد دیگرے دوستی کا ہاتھ بڑھا رہے ہیں اور اس معاملے میں بھی امریکہ بہادر اہم رول ادا کر رہا ہے لیکن پاکستانی قوم کسی قیمت پر اسرائیل کو تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں۔ یاسر عرفات جب تک یہودیوں سے پنجہ آزمائی کر رہا تھا پاکستانیوں کا ہیرو تھا لیکن اوسلو معاہدے کے بعد یہ ہیرو سے زیرو ہو چکا ہے۔ اگرچہ پاکستان کے ایران یا کسی عرب ملک کو ایٹمی ٹیکنالوجی منتقل کرنے کے بظاہر کوئی آثار نہیں لیکن امریکہ اسرائیل کی سلامتی کے تحفظ کے حوالے سے معاملات کو دوربین اور خوردبین لگا کر دیکھتا ہے۔ وہ ایسے تمام آثار مٹا دینا اور امکانات ختم کر دینا چاہتا ہے جس سے اسرائیل کی سلامتی کو گزند پہنچنے کا تصور بھی جنم لے للذا بھارت کے ہاتھوں پاکستان کو صفحہ ہستی سے مٹا دینے کے نتیجے میں اگر کچھ امریکی مفادات خطرے میں

بھی پڑتے ہوں تو وہ یہ خطرہ مول لینے کو تیار ہے۔

(۲) امریکہ کی پاکستان دشمنی اور بھارت کی پیٹھ ٹھونکنے کی دوسری وجہ یہ ہے کہ پاکستان میں جہادی قوتوں کو کھل کھیلنے کی مکمل اجازت ہے۔ امریکہ یہ سمجھتا ہے کہ جہاد اگر افغانستان سے کشمیر منتقل ہو سکتا ہے تو دنیا کے کسی دوسرے حصے میں بھی منتقل ہونے سے اسے کیسے روکا جا سکتا ہے اور افغانستان کے اندرونی معاملات میں بھی اس وقت تک دخل اندازی نہیں کی جا سکتی جب تک پاکستان کو مکمل طور پر مطیع اور فرمانبردار نہ بنایا جائے۔ امریکہ تو جہادی قوتوں پر دہشت گردی کا الزام بھی لگاتا ہے۔ فرض کریں کہ یہ جہادی قوتیں مسلمانوں کی صرف آزادی اور حریت کے لئے جدوجہد کریں تب بھی امریکہ کو قبول نہیں۔ عالم اسلام کے لئے ہمدردی اور خیرخواہی کے جو جذبات پاکستانی قوم میں پائے جاتے ہیں وہ دنیا کے کسی بھی دوسرے اسلامی ملک کے عوام میں نہیں پائے جاتے۔ احیائے اسلام کے لئے درجنوں تنظیمیں یہاں کھلے عام یا زیر زمین کام کر رہی ہیں۔ پاکستانی حکمران کسی نہ کسی درجہ میں ان تنظیموں کا دباؤ محسوس کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ملک کی دو بڑی سیاسی جماعتوں کی واضح حمایت کے باوجود پاکستانی حکمران سی ٹی بی ٹی پر دستخط کرنے کی جرأت نہیں کر سکے۔

(۳) تیسری وجہ یہ ہے کہ اپنی تربیت جنگی مہارت اور ٹیکنیکل سوجھ بوجھ کے حوالے سے پاکستان کی فوج دنیا کی بہترین افواج میں سے ہے۔ کل کلاں اسے وسائل اور مخلص قیادت فراہم ہو گئی تو یہ فوج کوئی بھی اپ سیٹ کر سکتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ امریکہ نے رقم وصول کرنے کے باوجود انتہائی بددیانتی اور کمینگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے ہمیں ایف ۱۶ مہیا نہیں کئے اور اب فرانس ۴۰ میراج طیاروں کا سودا بھگتانے کے معاملے میں حیل وحجت سے کام لے رہا ہے۔

(۴) چین کی اقتصادی ترقی اور بڑھتی ہوئی دفاعی صلاحیت خصوصاً میزائل ٹیکنالوجی اور اینٹی بلاسٹک میزائل نے امریکہ کی نیند حرام کی ہوئی ہے۔ وہ بھارت کی جائز و ناجائز خواہشات صرف اس لئے تسلیم کئے جا رہا ہے کہ وہ بھارت کو چین کے مقابلے میں کھڑا کر کے اسے فرسٹ ڈیفنس لائن بنانا چاہتا ہے اور بھارت امریکہ کی اس کمزوری کو بلیک میل کر کے زیادہ سے زیادہ فوائد حاصل کرنے کے درپے ہے۔ ظاہر بات ہے پاکستان چین کے خلاف کوئی ایسا رول ادا کرنے کی پوزیشن میں نہیں۔ یہاں یہ وضاحت کرنی بہت ضروری ہے کہ اکثر کہا جاتا ہے اور بالکل درست کہا جاتا ہے کہ چین پاکستان کا مخلص دوست ہے لیکن آپ اگر ماضی قریب کی تاریخ کا جائزہ لیں تو یہ بات ایک حقیقت کے طور پر سامنے آئے گی کہ پاکستان نے بھی مختلف مواقع پر دوستی کا حق ادا کیا اور اسے یہ حق ادا کرنے کی بہت بڑی قیمت ادا کرنا پڑی۔ چین جو ایک الگ تھلگ ملک تھا اور امریکہ نے جسے شجر ممنوعہ قرار دیا ہوا تھا' پاکستان کے ذریعے دنیا سے متعارف ہوا۔ خود امریکہ اور چین کے درمیان رابطہ قائم کرنے میں پاکستان نے مرکزی اور اہم ترین رول ادا کیا جس پر پاکستان سوویت یونین کے غیظ وغضب کا شکار ہوا۔ بہرحال تازہ ترین صورت حال یہ ہے کہ امریکہ نے بڑھتے ہوئے چین کے آگے بند باندھنا ہے۔ اس کام کی خاطر پاکستان کی دوستی کو وہ ایک بار نہیں سو بار قربان کر سکتا ہے اور بھارت کے ہاتھوں ہزار بار بلیک میل ہونے کو تیار ہے۔

ان حقائق کے پس منظر میں آئندہ برسات سے پہلے پہلے پاک بھارت تصادم کسی صورت ٹلتا ہوا نظر نہیں آتا۔ ہم تنظیم اسلامی کے ترجمان کے طور پر اپنی روایات کے مطابق اس جنگ کو ٹالنے کے لئے ضرور مشورہ دیں گے' یہ جانتے ہوئے بھی کہ طوطی کی نقار خانے میں کون سنتا ہے۔ پاکستان اور بھارت متعلقہ فریقین ہیں اور امریکہ واحد سپریم پاور کی حیثیت سے عالمی امن کا ٹھیکیدار ہے' لہٰذا ہم ان سب کی خدمت میں بعض گزارشات کرنا ضروری خیال کرتے ہیں۔

سب سے پہلے اپنے ملک پاکستان کی حکومت اور عوام کی خدمت میں عرض کریں گے کہ یہ ناقابل تردید حقیقت ہے کہ پاکستان بزور بازو کشمیر کو بھارت سے چھین نہیں سکتا' جیسا کہ تین جنگوں سے ثابت بھی ہو چکا ہے۔ ایسی صورت میں غیر لچکدار موقف اختیار کرنا چہ معنی دارد؟ یا پھر ہمیں اس وقت تک خاموشی اور لاتعلقی اختیار کرنی چاہئے۔ جب تک ہم بزور بازو کشمیر حاصل کرنے کی پوزیشن میں نہ ہو جائیں۔

بہرحال غیر اعلانیہ جنگ اگر بھارت کے لئے انتہائی نقصان دہ ہے تو ہمارے لئے بھی تباہ کن ہے۔ لہٰذا پاکستانیوں کو اپنے کشمیر موقف پر نظرثانی کرنی چاہئے اور ایسی حرکات کرنے سے گریز کرنا چاہئے جس سے بھارت مشتعل ہو کر امن کی دھجیاں بکھیرنے پر تل جائے۔ بھارت کو بھی زمینی حقائق تسلیم کرنے چاہئیں کہ کشمیریوں کے لئے اب اس کے ساتھ مزید رہنا قطعی طور پر گوارا نہیں۔ بھارت کو یہ حقیقت فراموش نہیں کرنی چاہئے کہ محض بیرونی امداد سے مزاحمتی تحریکیں اتنی طویل اور دیرپا نہیں ہو سکتیں اور آزادی ایک ایسی نعمت ہے جس کے لئے انسانی خون گرانا ایک معمولی کام ہے۔ وہ اپنے آپ کو یہ کہہ کر دھوکہ نہ دے کہ کشمیر میں سب کچھ پاکستانی ایجنٹ کر رہے ہیں۔ فرض کریں کہ اگلی جنگ میں بھارت فتح یاب ہو جائے تب بھی اسے یہ فتح اتنا کمزور اور لاغر کر سکتی ہے کہ وہ خود کو ٹکڑے ٹکڑے ہونے سے نہ بچا سکے۔

امریکہ سے ہماری گزارش یہ ہے کہ اسے یہودیوں کی تاریخ کا از سرنو مطالعہ کرنا چاہئے۔ یہ کبھی کسی کے نہیں بنے۔ وہ یہودیوں کی خاطر ساری دنیا سے دشمنی مول نہ لے۔ یہودی اپنے محسن کو ڈس لینے کے عادی ہیں۔ ایسے میں اسے شدید پچھتاوا ہو گا۔ پاکستان اور بھارت کی تباہی امریکہ کی اقتصادی تباہی کا باعث بنے گی۔ اس وقت بھی امریکہ دنیا کا سب سے زیادہ مقروض ملک ہے اور یہ قرضہ یہودیوں کا ہے۔ وہ یہ قرضہ وصول کرنے کے لئے امریکہ کو بدترین معاشی بدحالی سے دوچار کرنے اور قلیل تعداد میں ہونے کے باوجود بہت بڑی امریکی قوم کو ایک نوع کی غلامی میں جکڑنے سے دریغ نہیں کریں گے۔ موجودہ حالات میں جنگ سب کی تباہی اور امن سب کی بہتری اور ترقی کا باعث بنے گا۔

ہمارا مطالبہ ہماری اپیل
دستورِ خلافت کی تکمیل

تنظیم اسلامی کا سالانہ اجتماع۔ ماشاء اللہ

اجتماع میں رفقاء کا لہلہاتا گلستان دیکھ کر دل باغ باغ ہو گیا

(رپورٹ : فرقان دانش خان)

تنظیم اسلامی کے پچیس برس پورے ہونے پر ۲ تا ۵ اپریل قرآن آڈیٹوریم لاہور میں سالانہ اجتماع کا انعقاد ہوا۔ اگرچہ یہ اجتماع ۲ اپریل بروز اتوار بعد نماز عصر شروع ہونا تھا لیکن اتوار کے دن صبح دس بجے امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد کے ہفتہ وار درس کے باعث رفقاء علی الصبح اجتماع گاہ پہنچنا شروع ہو گئے۔ رفقاء کی رہائش کے لئے قرآن کالج کے ہاسٹل 'چھت' کالج سے ملحقہ گراؤنڈ اور قرآن اکیڈمی کی مسجد کے بالائی ہال میں انتظام کیا گیا تھا۔ اکیڈمی مسجد اور کالج ہاسٹل کے علاوہ کھلے مقامات پر ٹینٹ لگائے گئے تھے۔ قرآن کالج سے ملحقہ گراؤنڈ ہی میں رفقاء کے لئے طعام گاہ کا بھی انتظام تھا۔ البتہ جن رفقاء کی رہائش قرآن اکیڈمی میں تھی ان کے لئے اکیڈمی کی مسجد سے ملحقہ پلاٹ میں کھانے کا انتظام کیا گیا تھا۔ تمام انتظامات بہت عمدہ تھے۔ خصوصاً کھانے کا انتظام انتہائی اعلیٰ تھا۔ ان انتظامات میں سلیقہ مندی، حسن تدبیر اور عمدگی کے لئے تمام منتظمین اجتماع مبارکباد کے مستحق ہیں۔

ٹھیک صبح دس بجے امیر تنظیم اسلامی کا درس شروع ہوا تو ہال بھر چکا تھا۔ سامعین میں لاہور کے مقامی احباب و رفقاء کے علاوہ دوسرے شہروں سے آنے والے رفقاء بھی شامل تھے۔ امیر تنظیم اسلامی نے سورۂ شوریٰ کی آخری چھ آیات کی روشنی میں "استجابة للّٰه" اور "اقامة الدین" کی پرزور دعوت، اللہ کے انسانوں کے ساتھ کلام کی مختلف صورتیں، حقیقت واقسامِ وحی اور ایمان حقیقی کا اصل منبع اور سرچشمہ کے موضوع پر درس قرآن دیا۔

۲ اپریل

اجتماع کا آغاز بعد نماز عصر پانچ بج کر اٹھائیس منٹ پر ہوا۔ قرآن آڈیٹوریم کا وسیع و عریض ہال کھچا کھچ بھر چکا تھا۔ اس موقع پر رفقاء کا لہلہاتا گلستان دیکھ کر دل باغ باغ ہو گیا اور زبان سے بے ساختہ یہ جملہ نکلا "شالا نظر نہ لگے"۔

ناظم اعلیٰ، تنظیم اسلامی پاکستان ڈاکٹر عبدالخالق صاحب نے قاری شاہد اسلام بٹ کو تلاوت کلام کی دعوت دی۔ امیر تنظیم محترم ڈاکٹر اسرار احمد کرسی صدارت پر رونق افروز تھے۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد ناظم اجتماع و امیر حلقہ لاہور ڈویژن مرزا ایوب بیگ صاحب نے استقبالی کلمات ادا کئے۔ پانچ بجکر بیالیس منٹ پر ڈاکٹر عبدالخالق نے اجتماع کے پروگراموں کی تفصیل بیان فرمائی۔ اس موقع پر انہوں نے تنظیم اسلامی کے نئے پرچم کا تعارف بھی کروایا۔ یہ پرچم نیلے اور سبز رنگ پر مشتمل ہے، جس کے درمیان میں تنظیم اسلامی کا مونوگرام ہے، جو قرآن، میزان اور گلوب پر مشتمل ہے۔ ڈاکٹر عبدالخالق نے بتایا کہ نیلا رنگ، آفاقی رنگ ہے جبکہ سبز اسلام کا رنگ ہے۔ دونوں رنگوں اور مونوگرام سے ظاہر ہوتا ہے کہ تنظیم اسلامی وہ جماعت ہے جو پورے کرۂ ارضی پر اسلام کے نظام عدم اجتماعی کو غالب کرنا چاہتی ہے۔ اس موقع پر انہوں نے تنظیم اسلامی کی مجلس شوریٰ میں پورے ملک سے رفقاء کی نمائندگی کے لئے ہونے والے انتخابات کی تفصیلات بھی بتائیں جو دو مرحلوں میں اسی اجتماع کے دوران مکمل ہونا تھے۔

بعد نماز مغرب نائب امیر جناب حافظ عاکف سعید صاحب نے تلاوت کلام پاک سے اگلی نشست کا آغاز کیا۔ نائب امیر نے ان آیات کا مختصر ترجمہ و تشریح بھی بیان فرمائی۔

سات بج کر اکیس منٹ پر امیر محترم نے "پاکستان دوراہے پر" کے موضوع پر خطاب فرمایا۔ ڈاکٹر صاحب

تنظیم اسلامی کے سالانہ اجتماع کے موقع پر ناظم اعلیٰ ڈاکٹر عبدالخالق سٹیج سیکرٹری کے فرائض انجام دیتے ہوئے۔
قرآن آڈیٹوریم کا وسیع و عریض ہال ملک بھر سے آئے ہوئے رفقاء کو اپنے دامن میں سمیٹنے میں ناکام نظر آرہا ہے

نے کہا کہ امریکی بے وفائی کی وجہ سے پاکستان آج ایک دوراہے پر کھڑا ہے۔ اگر ہم نے قومی خود مختاری کا ثبوت نہ دیا تو ملک کو شدید خطرات لاحق ہو جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان ایک نظریاتی ملک کی حیثیت سے قائم ہوا تھا جو مغرب کے لادینی اور مادر پدر آزاد نظامِ معاشرت اور سودی نظام پر مبنی سرمایہ دارانہ نظام کے خلاف اعلانِ بغاوت کے مترادف تھا۔ مگر اسلامی نظام کو نافذ نہ کر کے پاکستان کے دو قومی نظریئے سے انحراف کے جرم عظیم کی یہ سزا ہے جو آج ہم پر مسلط کی گئی ہے۔ دنیا سے یہودیوں کے مسلط کردہ سودی نظام کو ختم کئے بغیر دنیا سے ظلم اور ناانصافی ختم نہیں ہو سکتی۔ انہوں نے کہا سرد جنگ کے خاتمے کے بعد امریکہ پوری دنیا کو اپنا غلام بنانا چاہتا ہے' جس کے لئے امریکہ بھارت سے گٹھ جوڑ کر کے اپنے شیطانی منصوبے پر عمل پیرا ہے۔ ڈاکٹر اسرار احمد نے کہا امریکہ کی دوستی اور امداد کی وجہ سے پاکستان آج تک اپنے پاؤں پر کھڑا نہیں ہو سکا۔ چنانچہ امریکہ کا پاکستان کو "گڈ بائے" کہہ کر بھارت کو اپنا حلیف بنانے کا اعلان پاکستان کے لئے ایک سنہری موقع ہے۔ جس سے ہمیں فائدہ اٹھانا چاہئے۔ انہوں نے کہا حکومت فی الفور سودی نظام اور جاگیرداری کو ختم کر کے پاکستان کو مثالی اسلامی ریاست بنانے کی راہ ہموار کرے۔ ان اقدامات کے بغیر پاکستان آئی ایم ایف اور ورلڈ بینک کے شکنجے سے نجات حاصل نہیں کر سکتا۔ انہوں نے کہا امریکہ پاکستان سے بے وفائی کر کے بھارت کا پرستار بن چکا ہے اور کھلم کھلا پاکستان کو گڈ بائی کہہ دیا ہے۔ ان حالات میں ہمیں اپنے اسلامی تشخص کو مضبوط بنانا ہو گا وگرنہ پاکستان کو اسلامی نظریئے' ایٹمی پروگرام، کشمیر اور جہادی تحریکوں کی امداد جیسے نعروں کو خیرباد کہنا پڑے گا۔ مزید برآں دینی مدارس اور دینی تعلیم پر پابندی کے امریکی مطالبہ پر عمل کرنا پڑے گا۔ ان شرائط پر عمل کرنے سے پاکستان کی آزادی اور خود مختاری سلب ہو جائے گی۔ انہوں نے کہا عوام کو بیدار کرنا وقت کی اہم ترین ضرورت ہے وگرنہ بھارت کی پورے علاقے پر بالادستی قائم ہو جائے گی اور ملک کو "این جی اوز" کے ذریعے لادینی ریاست بنا دیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ بھارت امریکہ گٹھ جوڑ کا مقابلہ کرنے کے لئے چین کے ساتھ پاکستان اپنے دوستانہ تعلقات کو مزید مضبوط بنا کر چین سے دفاعی معاہدہ کر لینا چاہئے۔ پاکستان افغانستان کنفیڈریشن قائم کی جائے۔ ایران سے دوستانہ تعلقات مضبوط کئے جائیں اور افغانستان اور ایران کے ساتھ علاقائی اتحاد بنایا جائے۔ ایٹمی قوت کو بڑھایا جائے اور ایٹمی اسلحہ بین الاقوامی منڈی میں فروخت کیا جائے۔

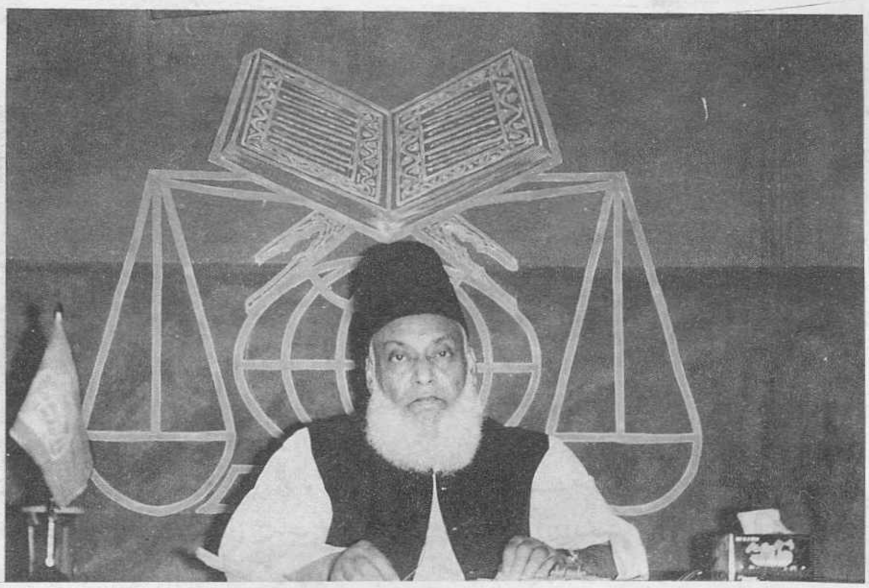

امیر تنظیم اسلامی محترم ڈاکٹر اسرار احمد کا سالانہ اجتماع میں مقررین رفقاء کی گفتگو سنتے ہوئے ایک انداز!

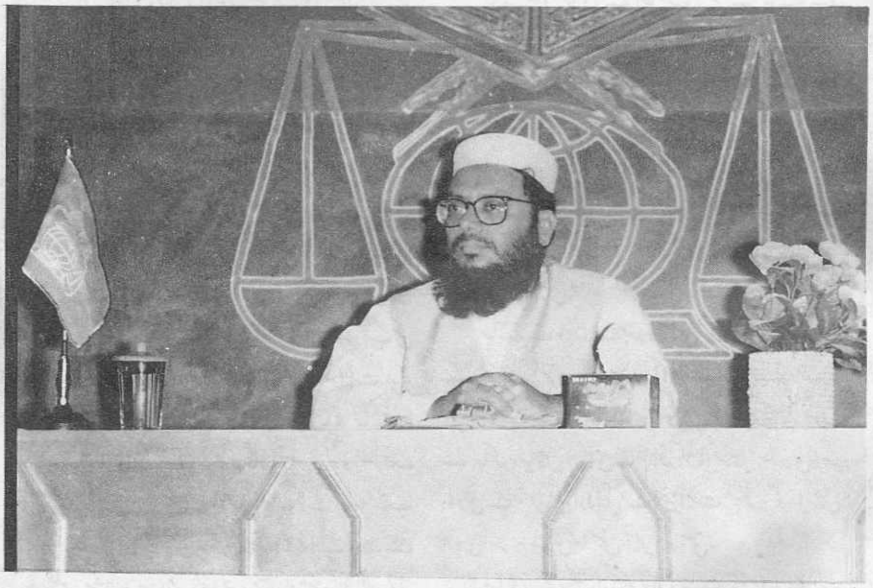

امیر تنظیم اسلامی کی غیر موجودگی میں نائب امیر حافظ عاکف سعید اجلاس کی صدارت کرتے ہوئے!

۳ اپریل

بعد نماز فجر ڈاکٹر عارف رشید نے قرآن اکیڈمی میں جب کہ حافظ عاکف سعید صاحب نے قرآن آڈیٹوریم میں درس دیا۔ اس کے بعد ناشتے کا وقفہ ہوا۔ ساڑھے آٹھ بجے پروگرام کا آغاز ہوا۔

تنظیم اسلامی سرحد سے ڈاکٹر مقصود احمد نے قرآن کا تصور خدمت کے موضوع پر خطاب کرتے ہوئے کہا کہ سود پر مبنی سرمایہ دارانہ نظام کو ختم کئے بغیر انسانی حقوق کا تصور بہت بڑا دھوکہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ انسانی حقوق اور خدمت خلق کا مغربی تصور ناقص ہے جس میں رائج الوقت ظالمانہ نظام کی اصلاح کی بجائے مفلوک الحال انسانوں کی تعداد میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جو خدمت خلق کا تصور اسلام کے عطا کردہ عادلانہ نظام کے ذریعے ممکن ہے۔ جس کا مغربی دنیا تصور بھی نہیں کر سکتی۔ ہمیں اسلام کے عادلانہ نظام کے غلبے کے لئے اپنا تن من دھن قربان کر دینا چاہئے۔

تنظیم اسلامی ملتان کے امیر ڈاکٹر طاہر خاکوانی نے رحمت خداوندی کے حصول کے تقاضے پر گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ رحمت خداوندی کو حاصل کرنے کے لئے ہمیں حضور ﷺ کی سیرت اپنا کر جہاد فی سبیل اللہ کو اختیار کرنا ہو گا۔ انہوں نے کہا کہ جب تک ہم جہاد کے راستے پر نہیں چلیں گے اس وقت تک رحمت خداوندی ہمارا مقدر

نہیں بن سکتی۔

حافظ محمد مشتاق ربانی نے کہا کہ دو قومی نظریے سے انحراف کی وجہ سے ملت اسلامیہ پاکستان رحمت خداوندی سے محروم ہو چکی ہے۔ اسلامی نظام کے نفاذ کے بغیر پاکستان کو خوشحال اور مضبوط ملک نہیں بنایا جاسکتا۔ انہوں نے کہا کہ دینی اور سیاسی جماعتیں احتساب' احتساب کی رٹ لگانے کی بجائے عوام کو سودی اور جاگیرداری نظام کے خاتمے کے لئے منظم کریں۔ ساڑھے دس بجے چائے کا وقفہ ہوا۔ دن گیارہ بجے پروگرام دوبارہ شروع ہوا۔

"دینی تحریکوں کا جائزہ" کے موضوع پر خطاب کرتے ہوئے مولانا غلام اللہ حقانی نے کہا کہ فرقہ وارانہ اور جامد مذہبی تصورات پر مبنی مخصوص مذہبی کلچر کو پھیلانے کی بجائے قرآن کی آفاقی اور انقلابی تعلیمات کو اپنا کر ہی وحدت امت کے عظیم مقصد کو حاصل کیا جا سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ علماء اور دینی جماعتیں عوام کو رزق حلال کی اہمیت اور ناجائز ذرائع آمدنی سے بچنے کی تلقین کرنے کی بجائے ایسے لوگوں سے حصہ وصول کرنے میں مصروف ہیں۔

جناب مختار حسین فاروقی نے اپنے بیان میں کہا کہ اسلام ہی وہ واحد نظام حیات ہے جو زندگی کے تمام گوشوں میں انسانیت کی رہنمائی کرتا ہے۔ لہٰذا امت مسلمہ کی یہ دینی اور اخلاقی ذمہ داری ہے کہ وہ اسلام کو نظامِ حیات کی حیثیت سے نافذ العمل کریں۔

ان خطابات کے بعد بارہ بجے تا ظہر سوال و جواب کی نشست ہوئی۔ امیر محترم نے رفقاء کے سوالات کے جوابات دیئے۔ ایک بجے نماز ظہر اور دوپہر کے کھانے کا وقفہ ہوا۔ رفقاء نے ظہرانے سے فارغ ہو کر نماز عصر تک آرام کیا۔ نماز عصر تا مغرب مرکزی مشاورت کے انتخاب کا پہلا مرحلہ مکمل کیا گیا جس میں رفقاء نے اپنے اپنے حلقے سے مجلس مشاورت کے لئے کچھ رفقاء کو نامزد کیا۔ بعد نماز مغرب قرآن آڈیٹوریم میں امیر تنظیم اسلامی محترم ڈاکٹر اسرار احمد نے اپنی تصنیف "ایجاد و ابداع عالم اور تنزل و ارتقاء کے مراحل سے عالمی نظام خلافت تک" کے پہلے باب کا مطالعہ کروایا۔ رفقاء نے پورے انہماک اور دلچسپی سے اس کتاب کا مطالعہ کیا۔ اس کے بعد عشاء کی نماز ادا کی گئی۔

۴ اپریل

۴/اپریل کا آغاز بھی درس قرآن سے ہوا۔ بعد نماز فجر قرآن اکیڈمی میں جناب اعجاز لطیف اور قرآن آڈیٹوریم میں جناب شاہد اسلام بٹ نے درس قرآن دیا۔ ناشتے کے بعد تنظیم اسلامی لاہور وسطی کے امیر حافظ محمد عرفان نے "ایفائے عہد" کے موضوع پر گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ وعدہ کی پابندی نہ کرنے سے معاشرہ ابتری کا شکار ہو جاتا ہے۔ ایفائے عہد کے زریں اصول پر پابندی کے بغیر اسلام کی برکات ظاہر نہیں ہو سکتیں۔

راولپنڈی سے تشریف لائے ہوئے رفیق جناب شمیم اختر نے دینی فرائض کا جامع تصور کے موضوع پر اظہار خیال کیا۔ انہوں نے کہا کہ غلبہ دین کی جدوجہد میں کامیابی کے لئے ہمیں اعلیٰ کردار کا مظاہرہ کرنا ہو گا۔

تنظیم اسلامی سرحد کے رفیق جناب فضل حکیم کی گفتگو کا موضوع "دعوت دین کیلئے جذبہ و تحریک" تھا۔ انہوں نے کہا دعوت دین کے لئے ہمیں سب سے پہلے عمل کی طرف توجہ دینی ہو گی کیونکہ عمل کی آواز الفاظ سے بہت بلند ہوتی ہے۔ ضروری ہے کہ داعی سے ان اعمال کا صدور ہو جن کی وہ دعوت دے رہا ہے۔ انہوں نے کہا اسلامی انقلاب کی منزل مشکلات برداشت کئے بغیر حاصل نہیں کی جاسکتی' اس مقصد کیلئے شرکی قوتوں کو کچلنا ہو گا۔

خالد محمود عباسی نے اطاعت امیر کے تقاضے کے حوالے سے پر تاثیر گفتگو کرتے ہوئے فرمایا کہ ہم نے ایک عہد اللہ سے کیا ہے اور اس عہد کو نبھانے کے لئے امیر محترم کے ہاتھ پر بیعت کی ہے کہ میں ہر حال میں آپ کا حکم مانوں گا۔ چاہے تنگی ہو یا آسانی' چاہے دلی آمادگی ہو یا نہ ہو۔ اگر ہمیں واقعی کوئی شرعی عذر ہو تو امیر سے اجازت لے لی جائے۔ اگر اجازت نہ ملے تو دل میں برا نہ مانا جائے اور اجتماعی کام میں بھرپور شرکت کی جائے۔

چائے کے وقفہ کے بعد تنظیم اسلامی بیرون پاکستان کے لئے امیر محترم کے معاون ڈاکٹر عبدالسمیع نے رب کا اپنے بندے سے تقاضا کے موضوع پر خطاب کیا۔ انہوں نے کہا کہ دنیا میں اسلامی نظام نافذ کرنا امت مسلمہ کی ذمہ داری ہے جس کی ادائیگی کے بغیر امت مسلمہ کو دنیا میں عروج اور سربلندی حاصل نہیں ہو سکتی۔

کراچی کے رفیق انجینئر نوید احمد نے "ہم ایک نازک مقام پر" کے حوالے سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ قرآن کی دعوت کے فروغ کے لئے ہمیں تمام وسائل بروئے کار لانے ہوں گے تاکہ ذہین اور جدید تعلیم یافتہ طبقہ تک قرآن کا پیغام پہنچایا جاسکے۔

دوپہر بارہ بجے سوال و جواب کی نشست ہوئی۔ امیر محترم نے رفقاء کے سوالوں کے جواب دیتے ہوئے کہا کہ قیام پاکستان کے وقت بنگال' پنجاب' کئی صوبے اور علاقے تقسیم کئے تو اب کشمیر کی تقسیم کیوں نہیں ہو سکتی۔ لہٰذا مسئلہ کشمیر کو برصغیر کی تقسیم کے نامکمل ایجنڈے کی حیثیت سے حل کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ مسئلہ کشمیر کا حل یہ ہے کہ مسلم اکثریتی علاقہ پاکستان کے ساتھ ضم ہو جائے اور ہندو اکثریت کا علاقہ بھارت کے ساتھ شامل ہو جائے جبکہ وادی کشمیر کا انتظام پاکستان اور بھارت دونوں مشترکہ طور پر کریں۔ انہوں نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ ملک میں رائج نظام جاگیرداری اور زمینداری مزارعت کے اصول پر چل رہے ہیں جو امام اعظم ابو حنیفہ اور دیگر ائمہ فقہ کے نزدیک صریح ناجائز ہے۔

ظہر تا عصر ظہرانہ و آرام کے لئے وقفہ ہوا۔ عصر کے بعد مرکزی مجلس مشاورت کے لئے نامزد ہونے والے رفقاء میں سے پہلے دس افراد نے اپنے اپنے حلقوں میں اپنا تعارف کرایا۔ پھر ان رفقاء کے لئے ووٹنگ ہوئی اور تنظیم اسلامی کے نظام العمل کے مطابق ہر حلقے کی مجلس مشاورت میں معین تعداد کے مطابق رفقاء کا انتخاب عمل میں آیا۔

نماز مغرب کے بعد امیر تنظیم اسلامی نے کتاب ایجاد و ابداع عالم کے بقیہ حصے کا مطالعہ کروایا۔

اس اجتماع میں خصوصی شرکت کے لئے صوبہ سرحد کے معروف عالم دین مولانا راحت گل تشریف لائے ہوئے تھے۔ امیر تنظیم اسلامی نے اس موقع پر موصوف کو دعوت دی کہ وہ رفقاء سے خطاب فرمائیں۔ مولانا نے فرمایا امیر تنظیم اسلامی کی اتنی اعلیٰ تحریر کے بعد کچھ اور بات کرنا درست نہیں۔ تاہم امیر تنظیم کا حکم ہے تو میں حاضر ہوں۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کی ایٹمی قوت اور افغانستان کی اسلامی خلافت کا خاتمہ عالم کفر کا متفقہ ہدف بن چکا ہے۔ جسے ناکام بنانے کے لئے پاکستان کو افغانستان سے باہمی اتحاد کرنا ہو گا۔ انہوں نے کہا کہ اسلام آباد پر قبضے سے پاکستان اسلامی ریاست نہیں بنایا جا سکتا بلکہ اس کے لئے دینی جماعتیں متحد ہو کر متفقہ لائحہ عمل اختیار کریں۔ مولانا گل نے تنظیم اسلامی کی جانب سے دینی جماعتوں کے اتحاد کی کوششوں کو سراہا۔

۵ اپریل

امروز بعد نماز فجر درس دینے والے اصحاب کے اسمائے گرامی یہ ہیں:

☆ احمد صادق' قرآن اکیڈمی

☆ ڈاکٹر عبدالرحمن' قرآن آڈیٹوریم

ناشتہ سے فارغ ہو کر پروگرامز کا آغاز ہوا۔ رشید ارشد صاحب نے وقت کے بہتر اور مؤثر استعمال کے حوالے سے رفقاء کو مفید مشورے دیئے۔

ناظم تربیت جناب رحمت اللہ بٹر صاحب نے دعوت دین کی اہمیت پر گفتگو کی۔

امریکہ سے تشریف لائے ہوئے رفیق جناب وجیہ الدین نے انگریزی زبان میں خطاب کیا۔ انہوں نے کہا کہ ذوق اطاعت سے خالی عقیدت کا اظہار دھوکہ دینے کے مترادف ہے۔

(باقی صفحہ ۹ پر)

"ابلیس کی مجلس شوریٰ" کے ذریعے ملوکیت' جمہوریت اور اشتراکیت پر خلافت کی عظمت ثابت کی گئی ہے

اقبال شدت سے جمہوریت کے مخالف اور آئین پیغمبرؐ کے علمبردار ہیں

علامہ اقبال' پاکستان اور جمہوریت

تحریر: حافظ بشیر احمد قادری' پنڈی گھیپ' اٹک

وقت است کہ بکشائم مے خانۂ رومی باز
پیرانِ حرم دیدم در صحن کلیسا مست

پچھلے دنوں عرب ممالک کے دورہ سے واپسی پر اپنے میر ملک اور میر سپاہ جناب پرویز مشرف کو ٹی وی پر مصورِ پاکستان علامہ اقبال کے مزار پر پھول چڑھاتے دیکھا۔ خاص طور پر ہمارے میر سپاہ کا ہمارے عظیم رہبر کو سلوٹ کا انداز بہت دلکش تھا۔ اس سے پہلے ابوظہبی میں جناب پرویز مشرف صاحب نے یہ بات بھی کہی ہے کہ میں پاکستان کو علامہ اقبال اور قائداعظم کے اصولوں کے مطابق **چلاؤں گا۔ یہ بات صرف ہمارے موجودہ سربراہ ہی نے نہیں کہی' بلکہ ان سے پہلے تقریباً سبھی سربراہ کہتے چلے** آئے ہیں' لیکن کسی نے ہمت نہیں کی۔ بے چارے ہمت کرتے بھی کیسے' کیونکہ ان کو تو اقبالیات کی ابجد بھی نہیں معلوم۔ نیز وہ ہوس زر اور جاہ پرستی کیلئے اقتدار میں آئے نہ کہ فلاح کی نیت سے آئے۔ حکمرانوں پر کیا گلہ کریں کہ وہ تو فکر و دانش کے حساب سے طبقۂ جہلا میں شمار ہوتے ہیں' لیکن حیرت ہوتی ہے اہل قلم' اصحاب بصیرت اور "مؤرخین وقت" کی تحریروں کو پڑھ کر کہ بڑے بڑے کالم نگار اور ثقہ علمائے دین لیلائے جمہوریت کے جلوۂ بدمست سے اس طرح منت ہیں کہ ہوش کی کوئی بات ہی نہیں کرتے۔ یوں محسوس ہوتا ہے کہ یہ لوگ بھی افکارِ اقبال سے ناواقف ہیں اور تقلیدی طور پر ہی عظمت اقبال کے معترف ہیں۔ کیونکہ اقبال تو شدت سے جمہوریت کے مخالف ہیں اور آئین پیغمبرؐ اور خلافت کے علمبردار ہیں۔ بات ہو رہی تھی کہ جناب پرویز مشرف صاحب نے کہا ہے کہ میں پاکستان کو علامہ اقبالؒ کے اصولوں کے مطابق چلاؤں گا۔ پاکستان کو چلانا تو علامہ اقبال کے اصولوں کے مطابق ہی چاہئے' کیونکہ اول یہ کہ یہ اصول اُسوۂ محمدیؐ سے ماخوذ ہیں۔ دوم یہ کہ پاکستان کا تصور سب سے پہلے قوم کے اسی دردمند دل نے پیش کیا تھا۔

اب غور طلب بات یہ ہے کہ وہ اصول کیا ہیں؟ تفصیل میں جائیں تو بات دراز ہو گی۔ ہم اپنے موجودہ حالات کے مطابق علامہ مرحوم کا صرف ایک اصول دیکھیں گے۔ اگر ملک میں صحیح معنوں میں یہ اصول رائج ہو جائے تو خود بخود ان شاء اللہ تمام حالات درست ہو جائیں گے اور وہ اصول ہے طرزِ حکمرانی۔ دراصل ہمارا موجودہ طرز حکمرانی غلط ہے اور اسلامی اصولوں سے متصادم ہے۔ علامہ اقبال اس طرز حکومت یعنی جمہوریت کو ابلیسی نظام قرار دیتے ہیں' کیونکہ اس سسٹم میں نیک اور شریف لوگ کبھی آگے نہیں آسکتے۔ یہ ایک سرمایہ داروں کا شغل اور کاروبار ہے۔ "ارمغانِ حجاز" کے آخر میں ایک نظم ہے **"ابلیس کی مجلس شوریٰ" اس نظم کے ذریعے ملوکیت'** جمہوریت اور اشتراکیت پر آئین پیغمبریؐ یعنی خلافت کی عظمت ثابت کی گئی ہے۔ اس مجلس شوریٰ میں "دوسرا مشیر" جمہوریت کے بارے میں یوں گویا ہوتا ہے ~

خیر ہے سلطانیٔ جمہور کا غوغا کہ شر؟
تو جہاں کے تازہ فتنوں سے نہیں ہے باخبر!

"پہلا مشیر" یوں فیصلہ کن جواب دیتا ہے۔

ہوں' مگر میری جہاں بینی بتاتی ہے مجھے
جو ملوکیت کا اک پردہ ہو کیا اس سے خطر
ہم نے خود شاہی کو پہنایا ہے جمہوری لباس
جب ذرا آدم ہوا ہے خودشناس و خودنگر
تو نے کیا دیکھا نہیں' مغرب کا جمہوری نظام
"چہرہ روشن اندروں چنگیز سے تاریک تر"

اس کے بعد کوئی ابہام باقی نہیں رہتا کہ یہ جمہوریت دراصل ملوکیت ہی کا ایک پردہ ہے۔ اس نظام میں اچھے لوگ کبھی آگے نہیں آسکتے۔ اگر عوام کی رائے پہ حق کا دارومدار ہوتا تو نبوت کی کیا ضرورت تھی۔ العوام کالانعام کی مثل غور طلب ہے۔ ایک صدیقؓ کے مقابلے میں ایک لاکھ ابوجہلوں کے ووٹ کیا حیثیت رکھتے ہیں۔ "پیامِ مشرق" میں فرماتے ہیں۔

گریز از طرزِ جمہوری غلامِ پختہ کارے شو
کہ از مغز دو صد خر فکر انسانی نمی آید

یعنی اس جمہوریت سے بچ اور اس پختہ کار "آمر" کی غلامی کر جو اوامر الٰہی کا مکمل پابند ہو' کیونکہ گدھے اگرچہ سینکڑوں ہوں ان میں انسانی عقل نہیں آسکتی۔ پچاس برس کے طویل عرصہ میں ہماری اسمبلیوں میں جو عقلیں آئیں ان کے خر ہونے سے کسی کو انکار ہے۔ ذرا آگے چلئے "بانگِ درا" ہمارے سامنے ہے۔ اس کے آخر میں ایک ایمان افروز اور اُمید افزا نظم "خضر راہ" ہے جس کا دوسرا حصہ "طلوعِ اسلام" ایک تہلکہ خیز نظم ہے۔ اس نظم میں علامہ مرحوم خضر علیہ السلام سے زندگی' سلطنت اور سرمایہ و محنت کے بارے میں سوال کرتے ہیں۔ ہمارا موضوع چونکہ سلطنت ہے' اس لئے ہم صرف جمہوریت کو دیکھیں گے۔ خضر علیہ السلام علامہ مرحوم کو جواب دیتے ہیں

ہے وہی سازِ کہن مغرب کا جمہوری نظام
جس کے پردوں میں نہیں غیر از نوائے قیصری
دیو استبداد جمہوری قبا میں پائے کوب
تو سمجھتا ہے یہ آزادی کی ہے نیلم پری
مجلس آئین و اصلاح و رعایات و حقوق
طبّ مغرب میں مزے میٹھے اثر خواب آوری
گرمیٔ گفتارِ اعضائے مجالس الاماں
"یہ بھی اِک سرمایہ داروں کی ہے جنگ زرگری"
اس سراب رنگ و بو کو گلستاں سمجھا ہے تو
آہ! اے ناداں قفس کو آشیاں سمجھا ہے تو

اے دانش وران ملت! مصورِ پاکستان نے واضح بتا دیا ہے کہ یہ جمہوریت سرمایہ داروں کی ایک "جنگ زرگری" ہے۔ اس میں غریب دانش ور کبھی آگے نہیں آسکتا۔ اگر سرمایہ دار سے خیر کی توقع ہوتی تو سرورِ کون و مکاں ﷺ اَلْفَقْرُ فَخْرِی کا تاج سر پہ نہ سجاتے اور خلفائے راشدین پیوند شدہ کپڑے نہ پہنتے اور کچے گھروں میں گزارہ نہ کرتے۔

آخر میں مَیں تمام اخبارات و جرائد کے مالکان

(باقی صفحہ ۱۱ پر)

✵ کیا جی پی فنڈ پر دیا جانے والا منافع جائز ہے؟
✵ کسی شخص تک اسلام کی دعوت نہ پہنچی ہو اور وہ مرجائے تو کیا حکم ہے؟
✵ اسلام میں وسیلہ بنانا جائز ہے تو کس حد تک؟
✵ کیا مکان اور دکان کا کرایہ بھی سود میں شمار ہوگا؟
✵ کیا کسی دینی مدرسے کو زکوٰۃ دی جاسکتی ہے؟

قرآن آڈیٹوریم لاہور میں ہونے والے ہفتہ وار درس قرآن کے بعد حاضرین کے سوالات اور امیر تنظیم کے جوابات

❶ سرکاری اداروں میں ایک طریقہ کار کے تحت GP Fund ہماری تنخواہوں سے کاٹا جاتا ہے۔ جس کا منافع خود بخود طریقہ کار کے تحت جمع ہوتا رہتا ہے جو کہ ۳۰% یا ۳۲% ہوتا ہے کیا وہ جائز ہے؟

﴿ج﴾ میرے نزدیک جی پی فنڈ کا منافع Interest ہے جو کہ حرام ہے اور میرے علم میں پہلے یہ بات تھی کہ مولانا اشرف علی تھانویؒ کا فتویٰ ہے کہ یہ جائز ہے اس لئے میں کہہ دیا کرتا ہوں کہ یہ میری ذاتی رائے ہے کہ یہ سود ہے اور حرام ہے لیکن چونکہ بعض علماء کا فتویٰ ہے آپ اس پر عمل کرنا چاہیں تو کیجئے لیکن اب میرے علم میں یہ بات آچکی ہے کہ اشرف علی تھانوی صاحب نے بھی اپنے اس فتوے سے رجوع کر لیا تھا اور ان کے نزدیک یہ سود ہی ہے جس میں کوئی شک نہیں۔ لہٰذا میں پورے اطمینان کے ساتھ یہ بات کہہ رہا ہوں۔ دیکھئے اگر تو گورنمنٹ اس کی Percentage کی بجائے اس میں خود اپنی طرف سے اضافہ کر دے تو اتنا روپیہ تم ڈالو اتنا ہم ڈال دیں گے 'بعض جگہ اس طرح کی باتیں ہوتی ہیں پھر تو ٹھیک ہے لیکن جب آپ کی جمع کی ہوئی رقم پر Percentage ڈالیں گے تو وہ سود ہے۔ آپ لکھ کر دے دیں کہ ہم نے نہیں لینا۔ اس سے ایک فائدہ یہ ہو گا کہ اگر آپ اپنے GP فنڈ سے قرض لیں گے تو اس پر آپ سے بھی سود نہیں لیا جائے گا۔ یہ اس کا ثبوت ہے کہ یہ سود ہے۔

❷ جس شخص تک اسلام کی دعوت نہ پہنچی ہو اور وہ ایمان کے بغیر مرجائے تو اس کے بارے میں آخرت میں کیا معاملہ ہوگا؟

﴿ج﴾ اصولی طور پر واقعتاً یہ بات صحیح ہے اگر کوئی شخص ایسا ہو کہ جس تک اسلام کی دعوت واقعتاً بالکل نہ پہنچی ہو تو اس کا عذر اللہ کے ہاں قبول ہو گا اور اس سے محاسبہ صرف توحید پر ہو گا۔ رسالت اور حلال و حرام پر اس سے مواخذہ نہیں ہو گا بلکہ توحید پر ہو گا۔ اگر توحید پر قائم ہے تو اس کی بخشش ہو جائے گی۔ بشرطیکہ واقعی اس تک یہ بات بالکل نہیں پہنچی۔ البتہ یہ بات صحیح نہیں ہے' ہر جگہ کے لوگ جن کے اندر یہ طلب ہوتی ہے۔ آج دنیا میں کسی کو معلوم نہیں کہ اسلام ایک بڑا دین ہے اور اس کے نبی محمد رسول اللہ ﷺ تھے۔ اگر کسی میں طلب ہدایت ہے تو کیا وہ ذرا سا بھی وقت نہیں نکال سکتا۔ بین الاقوامی زبانوں کے اندر بھی قرآن موجود ہے۔ اور قرآن پڑھے اور اس کے ذریعے سے ہدایت حاصل کرے البتہ یہ کہ ہماری ذمہ داری ہے کہ اسے ہم پہنچائیں۔ یہ میرا اور آپ کا کام ہے البتہ یہ جو بھی ذرائع ابلاغ ہیں ان کو استعمال کرنے کیلئے Resources کی ضرورت ہے' وہ کہاں سے آئیں گے؟ لہٰذا کچھ سلیم الفطرت لوگ جمع ہوں اور اس کیلئے خرچ کرنے کیلئے تیار ہوں تو یہ بھی ہو سکتا ہے کہ آپ کا اپنا کوئی Settlelite ہو جس سے پوری دنیا کے اندر آپ کی دعوت پھیل رہی ہو۔ قادیانی اپنی انکم کا دس فیصد دیتے ہیں اور ان کے جھوٹے امام کے خطبے پوری دنیا میں پھیل رہے ہیں۔

❸ سورۃ الشوریٰ کی آیت ۹ کے حوالے سے سوال ہے کہ آج کل عام طور پر لوگوں میں وسیلے کا جو عقیدہ پایا جاتا ہے کہ کسی بزرگ یا پیر کو اپنا نجات دہندہ تصور کر لیا جاتا ہے تو کیا یہ درست ہے۔ اسلام میں اگر وسیلہ بنانا جائز ہے تو کس حد تک؟

﴿ج﴾ دیکھئے! کوئی شخص کسی کا نجات دہندہ بن جائے یہ تو خالص خارج از بحث ہے۔ ہاں کوئی انسان آپ کو ہدایت کے راستے کی طرف چلائے آپ کی رہنمائی کرے۔ اس طریقہ سے آپ کی ہدایت کا ذریعہ بن جائے۔ آپ کا کوئی استاد یا مرشد اس معانی میں ہے کہ وہ آپ کو صحیح راستے کی طرف چلا رہا ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ لیکن نجات تو اللہ ہی دے گا اس میں کوئی حرج نہیں۔ آخری فیصلہ اسی کا ہو گا۔ وسیلہ کے یہ معانی اصل میں ہیں ہی نہیں۔ "وسیلہ" کے عربی زبان میں معانی "قرب" کے ہیں۔ "وَابْتَغُوْا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ" اللہ کا قرب حاصل کرنے کی کوشش کرو اور قرب کا ذریعہ کیا ہے؟ ﴿وَجَاهِدُوْا فِيْ سَبِيْلِهٖ بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ﴾ اللہ کی راہ میں جہاد کرو گے تو اللہ کا قرب حاصل ہو گا۔ ہمارے دلوں کے اندر یہ غلط تکو وسیلے کا بیٹھ گیا ہے۔ اردو میں ہم وسیلہ ذریعے کو کہتے ہیں۔ لیکن عربی میں وسیلہ صرف صرف قرب کو کہتے ہیں۔ یعنی اللہ کا قرب حاصل کرو۔ اس قرب کے حاصل کرنے میں کوئی شخص آپ کا ممد و معاون ہو سکتا

ہے تو وہ رہنمائی کرے کیونکہ وہ راستے کا جاننے والا ہے۔ آپ راستہ نہیں جانتے وہ آپ کو لے کر چلتا ہے اس میں کوئی حرج نہیں۔ ٹھیک ہے وہ حق و شریعت کے راستے پر چلا ہے تو ٹھیک ہے لیکن یہ کہ وسیلے کے معانی سے نہیں ہیں۔

۴ کیا مکان اور دوکان کا کرایہ سود میں شامل ہے؟

ج یہ زمین کا سود نہیں ہے۔ دیکھئے صورت یہ ہے۔ فرض کیجئے آپ نے ایک مکان دس لاکھ روپے کا بنایا اور کسی کو کرائے پر دے دیا اب وہ کیا کرے گا۔ زیادہ سے زیادہ وہ ایک مہینے اس میں رہے گا اور پانچ ہار روپے کرایہ اس نے دے دیا۔ مکان گرے گا نہ گھٹے گا نہ بڑھے گا لیکن وہی دس لاکھ آپ نقد کسی کو دے دیں۔ ہو سکتا ہے کہ وہ دس لاکھ کے بیس لاکھ بنا دے۔ ہو سکتا ہے وہ پندرہ لاکھ بنائے' ہو سکتا ہے وہ پانچ لاکھ روپے رہ جائیں۔ جہاں Field Capital ہے وہ سرمایہ جو اپنی شکل بدل سکتا ہے۔

۵ کیا زکوٰۃ کا پیسہ دینی مدرسے کو دیا جا سکتا ہے؟

ج دیکھئے زکوٰۃ دینی مدرسے میں تو استعمال ہوتی ہی ہے اور ہمیشہ سے ہوتی آ رہی ہے۔ صرف یہ کہ ہمارے ہاں فرقہ حنفی میں مسئلہ یہ ہے کہ انفرادی تملیک ضروری ہے لہٰذا وہ زکوٰۃ اپنے مدرسوں میں براہ راست نہیں لیتے تھے بلکہ کسی شاگرد / طالب علم کو بلاتے اور کہتے کہ اس کو دے دیجئے۔ اب وہ طالب علم مدرسے کے فنڈ میں جمع کرا دیتا تھا۔ یہ ایک صلہ تھا جس پر عمل ہو رہا تھا۔ جہاں تک میری ذاتی رائے کا تعلق ہے وہ یہ ہے کہ براہ راست بھی تعلیم گاہوں کے اندر اس کو استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ ہمارے ہاں بھی کچھ طلبہ نادار ہوتے ہیں جو یہاں کی فیس وغیرہ نہیں دے سکتے تو ان کیلئے ہم امداد کا بندوبست زکوٰۃ کی شکل میں کرتے ہیں۔

بقیہ : روداد اجتماع

نائب امیر حافظ عاکف سعید نے تمسک بالقرآن کی اہمیت کی وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ قرآن سے رہنمائی لے کر ہی ہم دین و دنیا میں کامیابی حاصل کر سکتے ہیں۔ جب تک ہم قرآن کو اپنی دعوت و تربیت کا مرکز و محور نہیں بنائیں گے اس وقت تک اتباع رسول ﷺ کا تقاضا پورا نہیں ہو سکتا۔

بعد ازاں ڈاکٹر عبدالخالق صاحب نے تنظیم اسلامی کے نئے دستور اور نظام العمل کے اہم نکات بیان فرمائے اور اعداد و شمار کی روشنی میں بڑے دلچسپ انداز سے تنظیم اسلامی کی رفتار کار کا جائزہ بھی پیش کیا۔

چائے کے وقفے کے بعد گیارہ بجے امیر محترم نے رفقاء سے اختتامی خطاب فرمایا۔ انہوں نے کہا کہ رفقاء مطالعے کی عادت ڈالیں۔ تنظیم کی کتب اور ندائے خلافت کو دعوت کی غرض سے لوگوں کو تک پہنچائیں۔ الہدیٰ سیریز کی کیسٹس کو آدھا گھنٹہ روزانہ باقاعدگی سے سننے کے لئے وقت نکالیں۔ اقامت دین کی جدوجہد میں جان اور مال بچا بچا کے رکھنے کے نفاق سے بچنے کی پوری کوشش کریں۔

اس خطاب پر تنظیم اسلامی کا یہ عظیم الشان اجتماع اختتام پذیر ہوا۔ بعد نماز ظہر طعام کے بعد رفقاء اپنے اپنے گھروں کو روانہ ہو گئے۔

بقیہ : پڑھتا جا شرماتا جا

چیچنیا' کشمیر اور بیت المقدس کے لئے ہمدردی اور جہاد کا جذبہ پیدا ہو گیا ہے۔

میری خواہش ہے کہ آپ مجھے اپنا لٹریچر اور دیگر اچھی کتابوں کی اسٹڈی کا مشورہ دیں تا کہ اسٹڈی کر سکوں اور مطمئن رہوں۔

جناب ڈاکٹر اسرار جان

آج کل یہ پروپیگنڈہ عام ہے کہ قرآن شریف سورہ لقمان آیات نمبر ۳۴ کا ترجمہ یوں ہے کہ :

"ماں کے پیٹ میں جو اولاد نر یا مادہ اس کا علم کسی انسان کو معلوم نہیں۔"

لیکن الٹرا ساؤنڈ کے ذریعے سب کچھ معلوم ہو رہا ہے۔ میں نے ان پروپیگنڈوں پر کوئی توجہ نہیں دی یقین نہیں کیا تو ایک کتاب تقویۃ الایمان مع تذکیر الاخوان (مولفہ حضرت علامہ شاہ محمد اسماعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ) پڑھنے کا مشورہ دیا اور صفحہ نمبر بتایا۔ میں نے اسٹڈی کیا اس کی تشریح واقعی یوں تھی۔

اس بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟

مولانا علامہ شاہ محمد اسماعیل شہید تو بہت بڑا عالم تھا؟ کیا مولانا سے غلطی ہوئی تھی؟ ڈاکٹر صاحب اس کے علاوہ اور بھی پروپیگنڈے ہوئے ہیں جن میں سے چند میں نے پہلے تحریر کئے ہیں۔

امید ہے کہ آپ غور کریں گے۔ (یہی تو آپ کا مشن ہے)

جناب ڈاکٹر اسرار جان

یہاں عیسائی بڑا خوبصورت لٹریچر شائع کر کے تقسیم کر رہے ہیں مگر مسلمانوں کا کوئی لٹریچر وغیرہ شائع نہیں ہوتا۔ اس لئے مجبوراً عیسائیت کے لٹریچر پڑھنے پڑتے ہیں۔ عیسائی ہمیں اپنے مذہب میں آنے کی دعوت اور گائیڈ کرنے کی بھرپور کوشش کر رہے ہیں لیکن کسی مسلمان کو یہ جرأت نہیں کہ وہ ایک عیسائی کو گائیڈ کر کے مسلمان بنانے کی کوشش کریں۔

کیا اسلام ایک دعوتی مذہب نہیں؟ اگر ایمانداری سے کام کیا جائے تو عیسائی' یہودی کیا پوپ جان پال کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو جائے گا۔ ڈاکٹر صاحب آج میرا دل جل رہا ہے کہ میری اپنی مادری زبان بلوچی' براہوی میں لٹریچر تقسیم کر کے ہمیں عیسائی بنا رہے ہیں۔

جناب ڈاکٹر اسرار جان

کسی عیسائی پادری کو یہ جرأت نہیں کہ وہ بلوچستان کے کسی دیہات میں جا کر تبلیغ اور اپنا لٹریچر تقسیم کریں۔ یہ کام کمیونسٹ بلوچ رہنما کر رہے ہیں۔ جو سوویت یونین کے خاتمے کے بعد بیروزگار ہو چکے ہیں۔ اب چرچوں میں بیٹھ کر بھیک مانگ رہے ہیں۔

فقط والسلام
ایک بلوچ مسلمان
حب' بلوچستان

تنظیم اسلامی کے سالانہ اجتماع کے بارے میں ایک رفیق کے تاثرات

محترم جناب حافظ عاکف سعید صاحب' مدیر ندائے خلافت لاہور

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

مزاجِ گرامی! اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے تنظیم اسلامی کا سالانہ اجتماع بخیر و خوبی اختتام کو پہنچا۔ میں ندائے خلافت کے حوالہ سے تنظیم اسلامی کے تمام اکابرین و رفقاء کو مبارکباد پیش کرتا ہوں جن کی کوششوں سے بہت ہی عمدہ و احسن طریقہ سے تنظیم اسلامی کا سالانہ اجتماع ہوا۔ جہاں تک پروگرام کا تعلق ہے اس میں بہت ہی عمدہ عنوانات کے تحت مقررین نے خوب محنت کے ساتھ تیاری کر کے خطابات کئے۔ نظم و ضبط کے اعتبار سے بھی یہ اجتماع بہت کامیاب رہا۔ تمام پروگرام طے شدہ اوقات کے مطابق ہوئے۔ رفقاء نے بھی نظم و ضبط کا مظاہرہ کیا۔ اللہ تعالیٰ اس اجتماع کو توشہ آخرت بنا دے اور اس دنیا میں ہمارے لئے ایک نئے جذبہ اور حوصلے کے ساتھ اقامت دین کی جدوجہد کرنے کا باعث بنا دے۔ آمین

آپ کا رفیق
سید واحد علی رضوی
کراچی

کاروانِ خلافت منزل بہ منزل

امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد کا دورۂ سیالکوٹ

امیر تنظیم اسلامی و داعی تحریک خلافت جناب ڈاکٹر اسرار احمد صاحب ۱۲/مارچ بروز اتوار سہ پہر ۴ بجے' نائب امیر حافظ عاکف سعید صاحب کے ہمراہ سیالکوٹ تشریف لائے۔ امیر محترم کی سیالکوٹ میں آمد اور ان کی مصروفیات کی مختصر تفصیل پر مشتمل اشتہار دو بڑے اخبارات جنگ اور نوائے وقت میں پہلے سے دے دیا گیا تھا۔

اس دورے کا پہلا پروگرام ۱۲ مارچ بعد نماز مغرب انوار کلب سیالکوٹ کے ہال میں منعقد کیا گیا۔ یہاں امیر محترم نے قرآن حکیم' علامہ اقبال اور عصر حاضر کے عنوان سے خطاب فرمایا۔ اس عمومی خطاب کی تشہیر کے لئے شہر اقبال میں دو ہزار کے لگ بھگ اشتہارات چسپاں کئے گئے۔ امیر محترم کے علمی اور پیام عمل پر مشتمل خطاب کو تقریباً ۳۵۰ مرد و خواتین نے پوری دلجمعی سے سنا۔ بعد ازاں سوالات و جوابات کی نشست ہوئی۔ امیر محترم اگر اس سلسلے کو منقطع نہ کر دیتے تو یہ سلسلہ بہت دراز ہو جاتا۔ اس سے خطاب میں حاضرین کی دلچسپی کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ اس خطاب کو بیرون سیالکوٹ سے آئے ہوئے حلقہ گوجرانوالہ کے پچاس کے لگ بھگ رفقاء نے بھی ہمہ تن گوش ہو کر سنا۔ ان رفقاء سے امیر محترم نے اگلے روز نماز فجر کے فوراً بعد مسجد فاطمہ بارہ پتھر میں مختصر ملاقات کی۔

پیر کے روز امیر محترم نے کافی مصروف دن گزارا۔ امیر محترم نے تقریباً ساڑھے گیارہ بجے شہر کی مصروف مسجد جامعہ دارالعلوم شہابیہ میں تنظیم اسلامی سیالکوٹ کے دو رفقاء کے نکاح مسنونہ پڑھائے۔ علاوہ ازیں خطبۂ مسنونہ کی وضاحت کے ساتھ شادی بیاہ کی تقریبات کی اصلاح کے سلسلے میں برپا کی گئی تحریک کو واضح کیا۔ اس پروگرام میں حاضری ڈیڑھ صد سے زیادہ رہی۔ نماز عصر کے بعد سیالکوٹ چیمبر آف کامرس کے ہال میں اسلام کے معاشی نظام کے عنوان سے مختصر مگر جامع خطاب فرمایا۔ اس پروگرام میں حاضری اگرچہ توقع سے کم رہی' لیکن سوال و جواب کی بھرپور نشست ہوئی۔ جو نماز مغرب کے بعد بھی چیمبر کی مسجد میں جاری رہی۔ امیر محترم کے دورۂ سیالکوٹ کا آخری پروگرام اسلامک میڈیکل ایسوسی ایشن سیالکوٹ کے تحت امیر تنظیم اسلامی کا خطاب تھا۔ اس کا عنوان بھی "اسلام کا معاشی نظام" ہی تھا۔ ڈاکٹرز حضرات اس پروگرام کے بے تابی سے منتظر تھے کیونکہ گزشتہ دورۂ سیالکوٹ کے دوران نائب امیر تنظیم اسلامی نائب امیر جناب حافظ عاکف سعید صاحب نے خطاب فرمایا تھا۔ ڈاکٹرز حضرات نے تقریر کے بعد کئی سوالات بھی کئے۔ ان میں سے بعض سوالات بہت تیکھے تھے' مگر امیر محترم نے انتہائی صبر و تحمل سے ان کے تشفی بخش جوابات دیئے۔ یہ پروگرام تقریباً رات ساڑھے گیارہ بجے اختتام پذیر ہوا۔

اگلے روز منگل کو بعد نماز فجر امیر محترم نائب امیر اور اپنے دیگر ساتھیوں کے ہمراہ واپسی کے لئے عازم سفر ہوئے۔ اس مرتبہ دورۂ سیالکوٹ کے دوران امیر محترم اور ان کے رفقاء کا قیام رفیق تنظیم جناب خواجہ رضوان صاحب کے بڑے بھائی کی رہائش گاہ میں رہا۔ (رپورٹ : عارفین)

تنظیم اسلامی میرپور' آزاد کشمیر کا ماہانہ دعوتی پروگرام

تنظیم اسلامی میرپور کے رفقاء نے اپنے امیر جناب سید محمد آزاد صاحب کی قیادت میں اپنی مدد آپ کے تحت جی دارالسلام کے مقام پر ایک وسیع و عریض مسجد تعمیر کی ہے' جس کے ایک حصہ میں تنظیم کی شاندار لائبریری قائم ہے۔ تنظیم کے رفقاء ہر ماہ اس شاندار مرکز میں ایک شب بسری کا پروگرام مناتے ہیں جو کہ دعوتی و تربیتی نوعیت کا ہوتا ہے۔ الحمدللہ اس سے قبل چودہ پروگرام بڑی باقاعدگی سے منعقد ہو چکے ہیں۔ ۲۵/مارچ کی شب کو پندرہواں دعوتی اجتماع منعقد ہوا۔ رفقاء و احباب کی اکثریت قبل از مغرب مسجد دارالسلام میں موجود تھی۔ نماز کے بعد مقامی امیر جناب سید محمد آزاد صاحب نے شرکائے پروگرام کو خوش آمدید کہا اور دین کو سمجھنے اور اپنانے کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے سورۃ العصر کے حوالے سے انسان کی نجات کے چار لوازم کی طرف حاضرین کی توجہ مبذول کراتے ہوئے فرمایا کہ "ایمان حقیقی کی بازیافت' عمل صالح کا اہتمام' تواصی بالحق اور تواصی بالصبر" پر کاربند ہونے والے ہی میدانِ حشر سے نجات حاصل کر سکیں گے۔ صرف نام کے مسلمانوں کا جنت تک رسائی حاصل کرنا قرآن و حدیث سے ثابت نہیں ہے۔ قرآن حکیم ان اہل ایمان کو جنت کی بشارت دیتا ہے جو اپنی جان اور مال اللہ کے راستہ میں قربان کر کے اللہ تعالیٰ کے دین کی سربلندی اور اس کے غلبہ کی انتہائی کوشش کر گزرتے ہیں۔

اس کے بعد ویڈیو کیسٹ "سیرت النبیؐ قرآن کی آیات کی روشنی میں" دکھائی گئی۔ جسے حاضرین نے بڑے انہماک سے سنا۔ امیر محترم کے خطاب کا پہلا حصہ مکمل ہوا تو نماز عشاء اور کھانے کا وقفہ ہوا۔ نماز عشاء اور کھانے سے فارغ ہو کر دوبارہ کیسٹ چلایا گیا' جو دس بج کر پندرہ منٹ پر ختم ہوا۔ احباب نے اپنے تاثرات میں کہا کہ آج پتہ چلا ہے کہ

سیرت رسولؐ اصل میں کیا ہے۔

امیر محترم کے خطاب کے بعد راقم نے سونے کی دعائیں اور سونے کے آداب سامعین کو ندائے خلافت سے پڑھ کر سنائے جو کہ شرکاء سالانہ اجتماع کے استفادہ کی خاطر ندائے خلافت میں خصوصی طور پر پرنٹ کئے گئے ہیں۔ رات گیارہ بجے آرام کا وقفہ ہوا۔

صبح ساڑھے تین بجے بیداری ہوئی۔ رفقاء اور احباب نے نماز تہجد ادا کی۔ تہجد سے فارغ ہو کر مقامی امیر صاحب نے قرآنی دعائیں رفقاء کو یاد کرائیں۔ اور سورۃ الحدید کی آیت ۲۵ زبانی یاد کرنے کی تلقین کی۔ ساڑھے پانچ بجے نماز فجر ادا کی گئی۔ نماز کے بعد جناب سید محمد آزاد صاحب نے سورۃ ابراہیم کے چھٹے رکوع کا درس دیا۔ نماز فجر میں قریب کے باقی احباب بھی نماز کے بعد درس میں شریک ہوئے۔

درس کے اختتام کے بعد مقامی امیر نے رفقاء کو بتایا کہ ۲ سے لے کر ۵/ اپریل تک لاہور میں تنظیم اسلامی کے سالانہ اجتماع میں جانا ہے' اس کے لئے جامع حکمت عملی پر غور کریں اور اپنے نام درج کرائیں۔ اس کے بعد اس پروگرام کے باقاعدہ اختتام کا اعلان کیا گیا۔ اس دعوتی پروگرام میں دس رفقاء اور بارہ احباب شریک ہوئے۔

تنظیم اسلامی گجرات کا شب بسری پروگرام

تمام حمد و ثناء اس باری تعالیٰ کے لئے ہے جو خالق و مالک ارض و سما ہے۔ اور تمام مخلوقات کا نقطہ عروج انسان ہے۔ جس پر چار قسمیں بھی کھائی گئی ہیں : "بے شک اللہ تعالیٰ کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا' جب تک وہ خود اپنی حالت نہ بدلے"۔ (سورۃ التین) علامہ اقبال نے اس کی ترجمانی یوں کی :

خدا نے آج تک اس قوم کی حالت نہیں بدلی
نہ ہو جس کو خود خیال اپنی حالت آپ بدلنے کا

اس کے لئے سب سے پہلے ہمیں اجتماعی توبہ کرنا ہوگی۔ اور پھر اپنے آپ کو منظم کرنا ہوگا۔ اس اصول کے پیش نظر تنظیم اسلامی گجرات نے شب بسری کا پروگرام بنایا۔ ۲۶ فروری ۲۰۰۰ء کو نماز مغرب یہ پروگرام راقم کے سورۃ المائدہ کی آیات ۵۴ تا ۵۶ پر مشتمل درس سے ہوا۔ اور حزب اللہ کے اوصاف بیان کئے۔ ان آیات میں خطاب اہل ایمان سے ہے کہ اگر تم نے ارتداد کی روش اختیار کی تو ہم تمہیں معزول کریں گے (جیسے بنی اسرائیل کو معزول کیا) اور تمہاری جگہ ان بندوں کو لائیں گے جو اللہ سے محبت کرنے والے ہوں گے اللہ کے دین کی سربلندی کے لئے جہاد کرنے والے ہوں گے اور حق کی خاطر کسی ملامت سے نہیں ڈریں گے۔ مزید کچھ اوصاف بیان کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے

فرمایا! یہ ہے حزب اللہ۔ اور آگاہ ہو جاؤ کہ اللہ کی پارٹی ہی غالب ہوگی۔

پروگرام میں انیس رفقاء واحباب نے شرکت کی۔ جن میں سے نو رفقاء تھے۔ دعا کے بعد رفقاء مسجد دارا بلوچاں سے مرغزار کالونی کی مسجد چلے گئے۔ نماز عشاء ادا کی اور عبدالرحمن کے ہاں کھانے کا انتظام تھا۔ کھانے کے بعد معاشرتی معاملات پر مذاکرہ ہوا۔ سونے کے آداب بیان ہوئے اور رفقاء سو گئے۔ صبح تہجد کے لئے تمام رفقاء کو اٹھا دیا گیا۔ تہجد سے فارغ ہونے کے بعد جناب عبدالرؤف صاحب نے "تجوید کی اہمیت" اور اس کے کچھ قواعد پر روشنی ڈالی۔ بعد نماز سورۃ الصف کے حوالے سے درس قرآن ہوا۔ موجودہ حالات میں اسلام کو کیا چیلنج پیش ہیں۔ اور اقامت دین کی جدوجہد کرنے والوں کو جن مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ان کا حل کیا ہے؟ راقم نے نصف گھنٹہ پر محیط مختصر مگر جامع گفتگو کی۔ درس میں ۱۲ رفقاء اور ۶ احباب نے شرکت کی۔ اس کے بعد جناب عبدالرحمن صاحب کے گھر رفقاء آ پہنچے۔ پھر مذاکرہ ہوا۔ رفقاء کی عدم دلچسپی کے اسباب کیا ہیں اور ان کا حل کیا ہے؟ تین نقاط پر اتفاق ہوا۔ جن پر فوری عمل درآمد کے لئے نقباء کو تلقین کی گئی۔

(۱) اسرہ میں شامل رفقاء سے مشورہ کرنے کے بعد ایک دن اسرہ میٹنگ کے لئے مقرر کیا جائے۔ جس میں تبدیلی نہ کی جائے۔

(۲) وقت مشورہ سے طے کرلیا جائے۔ جسے تبدیل نہ کیا جائے۔

(۳) اسرہ میٹنگ کے لئے نصاب مقرر کیا جائے۔ اور رفقاء کو ہوم ورک دیا جائے۔ دوسری میٹنگ پر پڑتال بھی کی جائے اور یہ کام مستقل کیا جائے۔

اور سالانہ اجتماع کے لئے ترغیب دلائی گئی۔ ناشتہ سے فارغ ہو کر تمام رفقاء اپنے اپنے گھروں کو روانہ ہو گئے۔ نو رفقاء نے کل اور چار نے جز وقتی پروگرام میں شمولیت اختیار کی۔

اے سوار اشہب دوراں بیا
اے فروغ دیدہَ امکاں بیا
رونق ہنگامہ ایجاد شو
در سوادِ دیدہ ھا آباد شو
شورش اقوام را خاموش کن
نغمہ خود را بہشت گوش کن
"ریخت از جورِ خزاں برگ شجر
چوں بہاراں بر ریاضِ ما گزر"
از وجود تو سر افرازیم ما
پس بہ سوزِ ایں جہاں سوزیم ما

مولانا غلام رسول مہر مرحوم علامہ اقبالؒ کے دیرینہ رفیق تھے انہوں نے اسرار و رموز کی انتہائی بلیغ و حسین شرح لکھی ہے۔ ان اشعار کا بامحاورہ ترجمہ ان کے الفاظ میں زیادہ لطف دے گا۔ ترجمہ اشعار از "مطالب اسرار و رموز"

۱) اقبال فخر کرتے ہوئے کہتے ہیں' موعود نائب حق ہماری ملت میں سے پیدا ہوگا۔ ہماری خاک کا سر آسمان پر جا پہنچا' کیونکہ وہ شہسوار جو خدا کا خلیفہ اور نائب ہوگا' اسی غبار سے نکلے گا یعنی ہم میں سے پیدا ہوگا۔

۲) ہماری آج کی راکھ میں وہ شعلہ سویا ہوا ہے جو کل چمکے گا تو ساری دنیا کے لئے روشنی کا سامان بہم پہنچائے گا۔

۳) نائب حق سے التجا کرتے ہوئے کہتے ہیں' اے زمانے کے سبز رنگ گھوڑے کے شہسوار! اب آجا اور ہمیں انتظار میں نہ رکھ۔ تو اس دنیا کی آنکھ کا نور ہے' نمودار ہو جا۔

۴) یہ دنیا تباہ حال ہے' اس کے ہنگاموں میں رونق پیدا کر دے اور ہماری آنکھوں میں بس جا۔

۵) قوموں نے ہر طرف باطل کا شور برپا کر رکھا ہے تو اپنے ترانے کو کانوں کے لئے بہشت بنا دے اور قوموں کے شور کو خاموش کر دے۔

۶) خزاں کے ظلم سے درختوں کے پتے جھڑ گئے ہیں تو پھر بہار بن کر ہمارے باغ میں سے گزر۔

۷) ہمارے لئے سرفرازی یہ ہے کہ تو ہم میں سے پیدا ہو گا۔ ہم اس انتظار میں ہیں کہ تو نمودار ہو۔ پس اس امید پر ہم نے دنیا کی مصیبتوں کو گوارا کر لیا۔

نوٹ: مغربی جمہوریت کو اسلامی جمہوریت کے نام سے اپنانا اور تشہیر کرنا اسلام اور آئین پیغمبرؐ کے ساتھ بدترین مذاق ہے۔

خبر نامہ اسلامی امارت افغانستان

ضرب مؤمن' ۱۴ تا ۲۱ اپریل ۲۰۰۰ء

چیچن مجاہدین کی مدد عالم اسلام پر فرض ہے ○ مفتی اعظم افغانستان

چیچن مسلمانوں کی مدد تمام اسلامی ممالک اور مسلمانوں پر فرض ہے۔ حضرت امیر المومنین نے چیچن مسلمانوں کی حکومت کو باقاعدہ تسلیم کرتے ہوئے جرأت و بہادر کا جو مظاہرہ کیا ہے مسلمان سربراہان بھی ان کی تقلید کریں ورنہ اللہ تعالیٰ کے ہاں سب جوابدہ اور ذمہ دار ہوں گے۔ یہ ایک جغرافیائی نہیں بلکہ خالص شرعی مسئلہ ہے۔ طالبان کے مفتی اعظم مولوی عبدالعلی نے ان خیالات کا اظہار کرتے ہوئے اس بات پر افسوس کا اظہار کیا کہ بعض اسلامی ممالک نہ صرف چیچن مجاہدین کے حق اور روس کے خلاف آواز بلند نہیں کر رہے بلکہ کافر ملک روس کا دفاع کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ روس اور امریکہ کی طاقت سے مرعوب ہونا بے حمیتی اور بزدلی ہے۔ اسلامی ممالک جگہ جگہ مسلمانوں کی تباہی اور بربادی سے سبق حاصل کریں۔ یہ ان کی بدبختی ہے کہ کفار کے خلاف آواز تک بلند نہیں کرتے۔ ایک سوال کے جواب میں مولانا نے کہا کہ امریکہ نے اس وقت عالمی سطح پر مسلمانوں کے خلاف دہشت گردی شروع کر رکھی ہے اور ان کی ساری توجہ طالبان تحریک کو ختم کرنے پر مرکوز ہے لیکن اس بات پر ہمارا ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی سازشوں کو ناکام بنادے گا اور اسلام اور مسلمانوں کا بول بالا ہوگا۔

اقتدار ایک آزمائش ہے' اللہ تعالیٰ طالبان کو سرخرو فرمائیں ○ مولوی یونس خالص

اقتدار اور حکومت ایک امانت ہوتی ہے اور یہ اللہ کی جانب سے ایک امتحان اور آزمائش ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کرنی چاہئے کہ طالبان اور ہم سب کو اس میں کامیاب اور سرخرو فرمائیں۔ ان خیالات کا اظہار ممتاز جہادی شخصیت مولوی محمد یونس خالص نے کیا۔ انہوں نے کہا کہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنا عظیم عبادت اور مسلمانوں کے لئے باعث سعادت ہے تاہم مجاہدین کو ہرگز یہ زیب نہیں دیتا کہ وہ اقتدار اور دنیاوی مفادات کے لئے اپنی آخرت تباہ کریں۔ مولوی خالص نے کہا کہ افغان جہاد کی وجہ سے پورے عالم اسلام کا سر فخر سے بلند ہوا ہے اور افغان مجاہدین نے پوری دنیا کے مسلمانوں اور جہادی تحریکوں میں جہاد کی نئی روح پھونکی ہے۔

بقیہ: دعوت فکر

بالخصوص نوائے وقت' جنگ' خبریں' اوصاف' اساس' ماہنامہ منہاج القرآن' میں اور ان سے ہٹ کر تمام لکھنے والوں سے پرزور التجا کرتا ہوں کہ وہ اقبال کے افکارِ جمہوریت کو گہری نظر سے پڑھیں۔ ان کا شدت سے پرچار کریں اور پاکستان میں خلافت کی راہ ہموار کریں۔ میں بشاراتِ اولیاء اور کلامِ اقبال کے مطالعے کے بعد اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ پاکستان میں خلافت قائم ہوگی اور عروجِ اسلام کا دور شروع ہوگا۔ جیسا کہ "اسرار و رموز" میں علامہ نے وضاحت سے بیان کیا ہے۔

مشت خاکِ ماسر گردوں رسید
زیں غبار آں شہسوار آید پدید

Vol : 9 | Regd. CPL No.127 | No.15

WEEKLY **NIDA-I-KHILAFAT** LAHORE

پڑھتا جا' شرماتا جا

یہاں عیسائی لٹریچر تقسیم ہو رہا ہے مگر مسلمانوں کا کوئی لٹریچر موجود نہیں

آج میں بلوچ نہیں 'مسلمان ہوں' میرے دل میں مظلوموں کے لئے ہمدردی اور جہاد کا جذبہ پیدا ہو گیا ہے

ماسٹر صاحب نے انتہائی غصے اور جذباتی انداز سے کہا کہ پاکستان کا جھنڈا کس بدبخت نے لگایا ہے 'اسے اتار دو!

جیسے ہی روس ٹوٹا' ہمارے بلوچ لیڈروں کی کمر ٹوٹ گئی

بلوچ سٹوڈنٹس آرگنائزیشن کے ایک سابق کارکن کا امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد کے نام ایک چشم کشا خط

جناب امیر تنظیم اسلامی

واجہ ڈاکٹر اسرار جان

خدا اتراجوڑ سلامت بکن

السلام علیکم !

میں اس قابل نہیں کہ آپ کو لیٹر لکھوں۔ میری اردو اتنی اچھی نہیں زیادہ اردو نہیں لکھ سکتا اور نہ بول سکتا ہوں اپنی مادری زبان میں سب کچھ بول سکتا ہوں سب کچھ کہہ سکتا ہوں!

مگر کس سے کہوں کس سے فریاد کروں یہاں میری سننے والا کوئی نہیں۔ یہاں کوئی مسلمان نہیں یہاں سب بلوچ ہیں۔ یہاں نماز پڑھنے والوں کو رجعت پسند کہتے ہیں۔ یہاں دین کی تبلیغ نہیں یہاں بلوچیت کی تبلیغ ہوتی ہے۔ یہاں کے بلوچ دانشور بھاری رقم لے کر عیسائیت کے لٹریچر اور مسیح کے لئے نظم بلوچی براہوی زبان میں تیار کرتے ہیں اور کر رہے ہیں۔

جناب ڈاکٹر اسرار جان

میں جس گاؤں سے تعلق رکھتا ہوں اس گاؤں میں ایک مسجد بھی ہے۔ جب چھوٹا تھا مجھے اچھی طرح یاد ہے اس مسجد میں ہر جمعہ خیرات ہوا کرتی تھی۔ ہر کوئی اپنے گھروں سے چاول وغیرہ پکا کر مسجد کے سامنے بیٹھ کر خیرات کرتے تھے۔ کوئی کھا رہا تھا' کوئی پیٹ بھر کر جا رہا تھا' کوئی مسجد کی صفائی میں مشغول تھا۔ کوئی مسجد کے اردگرد پتھروں کو ہٹا رہا تھا۔ بہرحال سب خوش تھے پیار و محبت تھا۔ ہم بچے روزانہ شوق سے وضو کر کے باجماعت نماز پڑھتے تھے۔ ہمارا ذہن تعصب سے پاک تھا کسی سے نفرت نہیں تھی۔

جناب ڈاکٹر اسرار جان

یہ سن ۸۶ء یا ۸۷ء کی بات ہے۔ اس دوران گاؤں میں ایک پرائمری سکول کی منظوری ہوئی۔ ایک بزرگ شخص ایجوکیشن آفس جا کر سکول کے لئے کتاب ٹاٹ وغیرہ لے آئے۔ ہم لوگوں نے سکول کو بہت سجایا۔ صرف ٹیچر کا انتظار تھا۔ پانچ دن بعد ایک ٹیچر آیا۔ پھر دوسرے دن ہم لوگ صبح سویرے سکول گئے۔ صفائی کی' قومی پرچم لہرایا۔ تھوڑی دیر بعد ماسٹر صاحب نے پہنچ کر سلام کئے بغیر انتہائی غصے اور جذباتی انداز سے کہا پاکستان کا جھنڈا کس بدبخت نے لگایا ہے اسے اتار دو۔

ہم لوگوں نے ماسٹر کے کہنے پر فوراً جھنڈا اتار دیا بعد میں ماسٹر نے بلیک بورڈ پر بڑی خوبصورتی سے لکھا۔

افغان ثور انقلاب زندگ بات

کمیونزم زندہ باد۔ ہم سیکولرازم چاہتے ہیں

آزاد بلوچستان زندگ بات۔ بی ایس او

ہم ان چیزوں سے ناواقف تھے۔ ہمیں کیا معلوم یہ کیا چیز ہے۔ پھر شام کو ماسٹر نے رنگ لے کر پورے گاؤں کی دیواروں پر یہی الفاظ دوبارہ لکھے۔

اس دوران میرے والد صاحب مسقط آرمی میں ملازم تھے' انہوں نے پیغام بھیجا کہ میں پڑھنے کے لئے اپنے چچا کے ہاں "بجگور" چلا جاؤں۔ میں فوراً "بجگور" گیا چند دن گھر میں ریسٹ کیا۔ ایک دن گھر سے باہر نکلا دیکھا کہ پورا "بجگور" سرخ جھنڈوں سے بھرا ہوا ہے۔ میں نے محلے کے لڑکوں سے پوچھا یہ جھنڈے کیوں لگائے گئے ہیں۔ لڑکوں نے جواب دیا۔ آج افغان ثور انقلاب کی سالگرہ ہے وہ مجھے اپنے ساتھ کالج لے گئے وہاں لیڈروں نے خطاب کیا۔ بعد میں بلوچی دیوان (محفل موسیقی) کا پروگرام منعقد ہوا جس میں کئی گھنٹوں تک روسی کلاشنکوفوں کے برسٹ چلتے رہے۔ ہر بچے کے ہاتھ میں کلاشنکوف تھی۔ وقفے وقفے سے پاکستان کے خلاف نعرے لگتے تھے۔

کہتے تھے قائداعظم محمد علی جناح سیکولر تھے۔ پاکستان کو سیکولر ملک کی شکل میں دیکھنے کے خواہش مند تھے۔ جناح کی آنکھیں بند ہوتے ہی نام نہاد اسلام پرستوں کی چاندی ہو گئی۔ وہ زیادہ تر لیکچر دین کے خلاف دیتے تھے۔ دین کے متعلق غلط دلائل دے کر لاکھوں بلوچ طلبہ کو دین سے دور کیا۔ یہ سلسلہ کئی سالوں تک جاری رہا۔ آخر کار روس ٹوٹ گیا۔ جیسے ہی روس ٹوٹا ہمارے بلوچ لیڈروں کی کمر ٹوٹ گئی۔ بی ایس او ٹکڑوں میں بٹ گئی۔ آزاد بلوچستان کے دعوے دار ایک دوسرے کی گولیوں کا نشانہ بن گئے۔ بلوچ لیڈر سوویت یونین کے ساتھ دفن ہو گئے۔ آج بلوچستان میں قوم پرست یتیم ہیں۔ آج نوجوان دین کی طرف زیادہ توجہ دے رہے ہیں۔ اس کی مثال میں خود ہوں۔ پانچ وقت کی نماز پڑھ کر اپنے آپ کو فریش محسوس کرتا ہوں۔ قرآن پاک کی تلاوت کر کے لطف آتا ہے۔ تمام انسانوں کی خدمت کرنے کا جذبہ پیدا ہو گیا۔

مجھے اللہ تعالیٰ نے بشارت دی ہے کہ آپ ڈاکٹر اسرار احمد سے رابطہ کریں۔ یہ بالکل حقیقت ہے کیونکہ میں پہلے آپ کو جانتا نہیں تھا کہ آپ کون ہیں۔ کہاں کے رہنے والے ہیں۔ ایک دن اخبار کا مطالعہ کر رہا تھا اس میں آپ کا آرٹیکل تھا (خدا کی قدرت دیکھئے) اس سے پہلے میں آرٹیکل والے صفحے کو دیکھتا بھی نہیں تھا۔ آرٹیکل پڑھ کر بہت بلکہ بے حد متاثر ہوا۔ سمجھ گیا کہ بندہ اللہ کا دوست ہے اور قرآن پاک کا ماہر۔

پھر میں آپ کی تلاش میں نکل گیا۔ آپ کے متعلق لوگوں سے پوچھا۔ بہت سے لوگوں نے آپ کی تعریف کی۔ صرف ایک آدمی نے کہا امریکہ کا ایجنٹ ہے۔ میں تو سمجھ چکا تھا کہ ڈاکٹر اسرار انسان کے روپ میں ایک فرشتہ ہیں۔ جو دین کا کام کر رہے ہیں اور ہمارے پیارے نبی محمد ﷺ کے مشن کو آگے بڑھا رہے ہیں۔

آج میں بلوچ نہیں مسلمان ہوں۔ میرے دل میں

(باقی صفحہ ۹ پر)